ضخامت ۳۰۸ صفحات کتابت وطباعت بہتر، قیمت پانچ روپیہ آٹھ آنے۔

پتہ:- کتابستان، گلی قاسم جان، دہلی - ۶

پانی پت دہلی کے شمال میں باون ترپن میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا شہر ہے لیکن اکابر صوفیاء کی قیام گاہ ہونے کی وجہ سے برصغیر کی اسلامی تاریخ میں بڑی شہرت اور عظمت رکھتا ہے، اس کی خاک میں عشق ومعرفتِ الٰہی کی کان کے وہ گوہر ہائے گرانمایہ دفن ہیں جن کے مزارات آج بھی مرجع عوام وخواص ہیں اور ان میں مذہب وملت کا کوئی فرق وامتیاز نہیں، مولانا سید محمد میاں جو علماء ومشائخ کے تذکرہ کا خاص ذوق رکھتے ہیں اور جن کی کتابیں "علمائے ہند کا شاندار ماضی" اور "علمائے حق" ارباب نظر سے خراجِ تحسین حاصل کرچکی ہیں، خوشی کی بات ہے کہ انھوں نے اِدھر بھی توجہ کی اور اس موضوع پر ایک بڑی اچھی اور بصیرت افروز کتاب لکھ ڈالی، اِس کتاب میں حضرت بوعلی شاہ قلندرؒ جو سرخیلِ بزرگانِ پانی پت ہیں، حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی، خواجہ محمد جلال الدین کبیر الاولیاء شاہ اعلیٰ چشتی پانی پتی کے حالات وسوانح بہت مفصل ومبسوط اور دوسرے بزرگوں کے مختصراً بیان کئے گئے ہیں پھر خوبی یہ ہے کہ مولانا نے کتاب کو صرف واقعات کی کھتونی نہیں بنایا ہے بلکہ تذکرہ کی کتابوں میں جو بعض واقعات ان بزرگوں کی طرف غلط طور پر منسوب ہوگئے تھے اُن کی مدلل تردید وتغلیط کی ہے۔ آخر میں مولانا لقاء اللہ صاحب پانی پتی کا تذکرہ ہے جو اِس زمانہ میں بزرگانِ پانی پت کی ایک زندہ اور نہایت تابناک نشانی ہیں، شروع میں مولانا نے مقدمہ میں صوفیائے اسلام کی انسانیت نوازی وغربا پروری کا جو تذکرہ تاریخی استدلال کے ساتھ کیا ہے وہ بھی بہت مؤثر ہے، امید ہے مولانا کی دوسری کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی مقبول ہوگی، اس موقع پر یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ ص ۱۳۳ پر:-

"گوجری تو کم در حسن ولطافت چو مہی" والی رباعی حضرت بوعلی شاہ قلندر کی طرف غلط منسوب ہوگئی ہے، یہ دراصل قلندر صاحب کی نہیں بلکہ امیر خسرو کی ہے۔

آفتاب ہجویر: از جناب پیام شاہجہانپوری، تقطیع خورد ضخامت ۱۵۲ صفحات کتابت وطباعت بہتر، قیمت مجلد دو روپیہ، پتہ:- ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز، کشمیری بازار، لاہور۔